مولانا محمد انوار الحق صاحب حقانی
استاذ حدیث و نائب مہتمم حقانیہ

دینی مدارس علوم نبوت
اور
نفاذِ شریعت کی ایک تحریک

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ اپریل کے دوسرے عشرے میں بنگلہ دیش کے دورہ پر تشریف لے گئے دراصل برصغیر کے دینی مدارس ایک برادری ہیں بھارت پاکستان بنگلہ دیش برما اور افغانستان میں جو آزاد دینی مدارس کا عظیم سلسلہ قائم ہے یہ درحقیقت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کا فیضان عام ہے جس سے ایک دنیا مستفید ہو رہی ہے دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے زمانہ کے بہت سے تلامذہ اور فضلاء بنگلہ دیش میں مصروف خدمت دین ہیں - دارالعلوم ہاٹ ہزاری معین الاسلام (قائم شدہ ۱۹۰۱ء) بنگلہ دیش ابھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے ۱۰، ۱۱ اپریل کو اس کی صد سالہ تقریبات دستار بندی کے سلسلہ میں حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نمائندگی کی جغرافیائی تقسیم اور انقلابات زمانہ نے بظاہر اگرچہ بہت فاصلے پیدا کر دیئے مگر دونوں ملکوں کے اساطین علم کے علمی اور روحانی رشتے نہیں کٹ سکے - اس موقع پر مولانا انوار الحق نے خطاب بھی فرمایا ذیل میں افادہ عام کیلئے نذر قارئین ہے (ادارہ)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم قال اللہ عزوجل یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔ صدق اللہ العظیم۔

معزز علماء کرام، طلبائے عظام اور گرانقدر سامعین! پہلی بار بنگلہ دیش میں حاضری کا موقع ملا۔ میں نہ تو مقرر ہوں اور نہ واعظ و خطیب صرف خریداران یوسفؑ کی طرح ثواب کے حصول کی نیت سے شامل ہوا ہوں منتظمین

اجتماع کا حکم ہوا تو چند جملے کہنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہوں۔ معزز حضرات دارالعلوم ہاٹ ہزاری کی صد سالہ تقریب دستار بندی کے اس عظیم و روح پرور اجتماع کے موقعہ پر اولیاء اللہ، علماء، طلباء اور دینی جذبہ و درد رکھنے والے مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع دیکھ کر بے حد متاثر ہوا ہوں۔ صرف یہی نہیں بلکہ کل عصر سے عشاء تک ہاٹ ہزاری کے قرب و جوار میں صرف چار مدارس دینیہ کی زیارت کا بھی موقع ملا۔ اور وہاں ان مدارس کی ظاہری اور معنوی ترقی دیکھ تو یقین کامل ہوا کہ امریکہ اور مغربی استعماری قوتیں اسلام اور ملت اسلامیہ کی بیخ کنی کی لاکھ کوشش کریں انشاء اللہ جب تک دین کی یہ چھاؤنیاں موجود ہیں لادینی قوتوں کی آرزوئیں خاک میں ملتی رہیں گی اور مذہب اسلام مزید پھلتا پھولتا رہے گا۔

سامعین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ آج مغرب اور اسلام دشمن طاقتیں ان مدارس دینیہ سے جس قدر خائف ہیں اور اسے جتنا اپنا دشمن نمبر ون سمجھ رہی ہیں اتنا خطرہ ان کو کسی تحریک اور قوت سے نہیں۔ ان کو معلوم ہے۔ کہ ان کی لادینی یلغار اور استعماری عزائم کی تکمیل کی راہ میں یہی بوریا نشین اور قال اللہ تعالیٰ، قال الرسول پڑھنے والے حائل ہیں۔ اسی دین دشمنی کی بناء پر وہ ان اداروں کو بدنام اور ختم کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں مگر ان کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ آپ اور ہم سب کی مادرِ علمی اور چشمۂ فیض دارالعلوم دیوبند جس کی ابتداء ایک استاذ اور ایک شاگرد سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر ہوئی۔ ایک ناتواں وضعیف پودے کی حیثیت سے ابھر کر ایک بڑے سایہ دار اور پھلدار درخت کی طرح اس کے انوار و برکات نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ پورے خطہ ارضی پر پھیل گئے۔ سیاسی میدان میں بھی دشمنی کو شکست دے کر برصغیر کو ان کے ناپاک قدموں سے پاک کر دیا۔ روحانی محاذ پر بڑے بڑے مصلح پیدا کئے۔ ایسے مدبر، محقق، مدرس، مصنف اور مجاہد پیدا فرمائے کہ دنیا ان کو دیکھ کر مبہوت رہ گئی۔ غرض زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہ رہا جس میں دیوبند کے روحانی فرزندوں نے اپنے قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا نہ منوایا ہو۔

آپ اور ہم آج جس مقام میں جمع ہیں لاکھوں فرزندان توحید کا یہ اجتماع ہو رہا ہے۔ بنگلہ دیش کا یہ عظیم مدرسہ معین الاسلام جو قائم و دائم ہے ۹۵ سال سے ہزاروں فیض یافتگان اس سے فارغ ہو کر اطراف عالم میں دین کی شعاعیں پھیلا رہے ہیں یہ اسی دارالعلوم دیوبند کا بالواسطہ فیض ہے صرف یہی نہیں بلکہ دیوبند کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں روحانی ابنائے نے اپنے مرکز علمی سے فیض یافتہ ہو کر اشاعت دین کے لیے بڑے بڑے مراکز نہ صرف بنگلہ دیش، انڈیا اور پاکستان میں قائم کئے بلکہ امریکہ، افریقہ اور کمیونسٹ ممالک کے اہم ترین مقامات میں اپنے مورچے قائم کر دیئے ہیں۔ آج جس نسبت سے بندۂ حقیر آپ کے سامنے مخاطب ہے وہ دارالعلوم دیوبند کے ایک علمی و روحانی فرزند شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ سے نسبی رشتہ ہے کہ

وہ میرے والد گرامی تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فیض حاصل کیا شیخ الاسلام و امام المحدثین حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و فیوض کے وارث اور تلمیذ خاص رہے۔ روحانی فیض بھی ان سے حاصل کیا ہے۔ آپ میں سے بے شمار اکابر علماء ان کے نام سے شناسا ہیں۔ دیوبند سے فراغت کے بعد کئی سال اپنے پیر و مرشد حضرت مدنی رح کے حکم پہ تدریس کا فریضہ بھی اپنے مادر علمی دارالعلوم دیوبند ہی میں سرانجام دیتے رہے ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے موقع پہ اتفاقاً چھٹیاں ہونے کی وجہ سے گھر اکوڑہ خٹک آ کر واپس ہندوستان نہ جا سکے۔ اپنے مرشد و مہربان حضرت مدنی رح کے مشورہ پر اکوڑہ خٹک میں ایک دینی ادارہ کی داغ بیل دارالعلوم حقانیہ کے نام سے ڈال دی۔ یہ درحقیقت دارالعلوم دیوبند ہی کا لگایا ہوا چھوٹا سا پودا تھا جو کہ بحمد اللہ بڑھ کر اتنا تناور ہو چکا ہے کہ اب تک دس پندرہ ہزار فضلاء دنیا کے گوشے گوشے میں اصلاح امت اور باطل کے سرکوبی میں شبانہ روز مصروف عمل ہیں آپ دینی جذبہ و درد رکھنے والے مسلمان ہیں جہاد افغانستان کے تفصیلات سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ افغانستان کے غیور اور بہادر علماء و مسلمانوں نے دنیا کے اصطلاح میں سپر طاقت کہلوانے والے روس کو پاش پاش کر دیا، اس خالص دینی جذبے سے سرشار عظیم جہاد کے مجاہدین کے جرنیل و کمانڈروں میں اکثر و بیشتر دارالعلوم دیوبند کے علمی و روحانی شاخ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء و تربیت یافتہ علماء کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت کے سوویت یونین جن اداروں، تنظیموں اور ملکوں کو اپنے دشمنوں کے فہرست میں شمار کر کے ان سے انتقام لینے کی ٹھان لی تھی ان میں دارالعلوم حقانیہ کے گرد بھی سرخ نشان RED LMO خصوصی طور پہ کھینچ دی کہ مسلمانوں کی اس یلغار کی تربیت گاہوں میں یہ ادارہ سرفہرست ہے۔ بہرحال تقدیر الٰہی کے سامنے انسانی تدابیر کی کیا حیثیت ہے اللہ جل جلالہ نے شاہ ولی اللہ کے قافلہ حریت کے ان بظاہر بے یار و مددگار فقراء و مساکین طلباء و علماء کی لاج رکھ کر فتح سے ہمکنار فرمایا۔

آج پاکستان میں قائم دارالعلوم حقانیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور، دارالعلوم کراچی جامعۃ العلوم علامہ بنوری ٹاؤن کراچی جیسے بڑے بڑے دینی ادارے دارالعلوم دیوبند کے اکابرین اور بزرگوں کے مشن کو بلند کر کے الحاد اور زندقہ کے تحریکوں کے سامنے سد سکندری کا کام دے رہے ہیں۔

قابل صد احترام علمائے کرام آج آپ کو بزرگوں کے ہاتھوں جو دستارِ فضیلت پہنائی جا رہا ہے یہ آپ پہ اللہ کا عظیم احسان ہے ارشادِ باری کا مفہوم ہے کہ جن لوگوں کو علوم قرآنیہ و نبویہ کا حامل و مبلغ بنا کر اشاعت دین کے لیے منتخب کیا جائے ذات باری تعالیٰ ان حاملین علوم نبوت کے اخروی و دینوی درجات کو بلند فرماتے ہیں کتنا بڑا اعزاز ہے اس کی وجہ خود سید الکونین صلعم نے ارشاد فرمادی کہ العلماء ورثۃ الانبیاء۔ اس مادہ پرستی اور جاہ طلبی کے دور میں کوئی مال و زر جمع کر کے قارون و ہامان کا وارث بننا چاہتا ہے اور بعض

سادہ لوح اور آخرت سے غافل لوگ بڑے سے بڑا دنیوی منصب واقتدار کے خواہشمند بن کر فرعون وکلنٹن اور پلسن کے جانشین بننا چاہتے ہیں۔ جن کی نہ دنیا میں اللہ کے ہاں کوئی قدر وقیمت اور نہ آخرت میں فوز وفلاح۔ بلکہ دنیا کی چندروزہ فانی اقتدار کے زوال سے یہاں بھی ذلت اور مرنے کے بعد بھی رسوائی اور عذاب ہی عذاب ہے۔

اور آپ وارث نبی بن کر دنیا میں بھی اعزاز واکرام کے مستحق قرار پائے اور آخرت میں بھی اپنی سنوار دی۔ ایک سچے اور حقیقی طالب علم کے لیے سمندروں کی تہہ میں جانور اور فضا میں اڑنے والے پرند بھی دعوات خیر دیتے ہیں اور دستار پہنانے کی جو پرُوقار تقریب آج ہو رہی ہے صرف اسی پہ اکتفا نہ ہوگا بلکہ اس سے بڑھ کر عظیم اعزاز واکرام کا معاملہ روز محشر میں ہوگا کہ اولین وآخرین کی موجودگی میں ایسے تاج وخلعت فاخرہ سے نوازا جائے گا۔ کہ جس کے ایک ایک موتی کے چمک دمک کے سامنے سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔ اسں اتنے بڑے اعزاز کی صرف یہی وجہ ہے کہ عالم وفاضل نے اپنی زندگی اور وسائل حضورؐ کے وارث بننے کے لیے وقف کر دیئے اس مقصد کے حصول کے لیے اس راہ میں حائل تمام نفسانی خواہشات اور شیطانی ترغیبات کو مسترد کرکے ہر قسم کے مصائب کا بے جگری سے مقابلہ کیا قربان جایئے اس غیور ذات سے جس نے اس کے بدلے اپنے محبوب صلعم کی میراث حاصل کرنے والوں کو دونوں جہانوں میں سربلندی اور اکرام سے نوازا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

بنگلہ دیش اور دار العلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری کے معزز طلبائے کرام۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث یہی ہے جو آپ لوگ یہاں بے سروسامانی کی حالت میں بیٹھ کر حاصل کر رہے ہو۔ اللہ کے ہاں یوں آپ کا خاص مقام ہے کیونکہ آپ ذات باری کے محبوب اور آخری نبیؐ کی وراثت کے طلبگار ہیں۔ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ مدینہ کے بازار میں جاکر لوگوں کو آوازیں دینے لگے کہ آپ لوگ یہاں خرید وفروخت میں منہمک ہیں اور اور مسجد نبوی میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے جس سے آپ محروم رہ جائیں گے۔ عاشقان رسول یہ سن کر مسجد کی طرف دوڑے۔ ہر کوئی دل وجان سے حضورؐ کا فدائی اور عاشق تھا ہر ایک کی خواہش تھی کہ آپ کی میراث کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا بطور تبرک مل جائے۔ مسجد میں پہنچ کر دیکھا کہ صحابہ یعنی طلباء قال اللہ اور قال الرسول کا ورد کر رہے ہیں۔ جس چیز کو وہ میراث سمجھ کر مسجد میں آئے نہ پاکر واپس جانے لگے۔ راستے میں حضرت ابوہریرہؓ سے آمنا سامنا ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے کہنے پر کہ مسجد میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے کاروبار چھوڑ کر چلے مگر وہاں تو درس وتدریس کا سلسلہ تھا میراث تو نظر نہ آئی آپ نے فرمایا ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما انبیاء کی چھوڑی ہوئی میراث روپے ٹکے پیسے نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علوم الہیہ ہوتے ہیں۔ جن کے وارث وہ لوگ ہیں جو حصول کے لیے ہر قسم کے دنیاوی مشاغل ترک

کر کے خالصتاً لوجہ اللہ اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

علماء وطلباء کا وجود صرف ان کے ذات کے لیے نفع کا ذریعہ نہیں ہوتا بلکہ ان کی وجہ سے پورے علاقہ اور خطہ پر اللہ کے رحمتوں کا ورود و نزول ہوتا ہے پورے عالم کے آبادی و بربادی کا دار مدار بھی انہی کے وجود سے ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے موت العالِم موت العالَم۔ انسان کا مقصد تخلیق ہی اللہ کی معرفت اور احکامات کی بجا آوری ہے۔ اسی مقصد کا بتلانے والا وارث نبی عالم جب نہ رہا تو سوائے گمراہی، قتل وقتال اور فسق وفجور کے کچھ نہیں رہے گا روئے زمین پہ ہر طرف برائی ہی برائی، اشرار الناس کا راج ہوگا اور قیامت انہی لوگوں پہ قائم ہوگی امام بخاری رح نے درس وتدریس کا سلسلہ قائم رکھنے پہ زور دینے کیلئے مستقل باب باندھ کر تلقین کی کہ اگر بقائے عالم کے لیے خواہاں ہو تو علوم نبوی کے ترویج کے مدارس ومحافل کو قائم رکھو ورنہ یہ سلسلہ منقطع ہونے پہ سارا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ فتنوں وعلامات قیامت کے ضمن میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ ویُرفع العلم بھی ہمیں دعوتِ فکر دیتا ہے۔ علماء دو توجیہات میں سے ایک یہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے علم اٹھ جائیگا علم دین کے حصول کا شوق ختم ہو کر علم کی وقعت لوگوں کے قلوب سے ختم ہو جائیگی اور دوسری توجیہ یہ بیان کی گئی کہ علماء دنیا سے اٹھ جائیں گے اور وارثین انبیاء اور حاملین علوم نبوت کا اٹھ جانا اس پوری کائنات کے فنا کا سبب بن جائے گا۔ بنگلہ دیش کے دین کے نام پہ مر مٹنے والے مسلمانو اگر بقائے عالم چاہتے ہو تو نہ صرف ان دینی مدارس کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو بلکہ اپنے بچوں اور زیر کفالت افراد کو بھی ان اداروں میں تربیت اور علوم نبویہ کے حصول کے لیے وقف کر دو۔

امریکہ اور لادینی قوتوں کے اسلام کے خلاف ناپاک عزائم سے آپ سے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے بنگلہ دیش کے اسلام کے جذبہ سے سرشار مسلمانوں نے لادینی قوتوں کا جس بے جگری سے ہر موقع پہ مزاحمت اور مقابلہ کیا وہ مسلمانوں کی تاریخ کے ایک سنہرے باب کی حیثیت سے قائم ودائم رہے گا۔ سوویت یونین خاتمہ کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی اسلام کو اپنا دشمن نمبر ون سمجھ کر اس کو نقصان پہنچانے اور بدنام کرنے کے لیے اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت میدان میں اتر چکے ہیں مسلمانوں پہ بنیاد پرستی کا لیبل لگا کر انہی کو دنیا میں تمام برائیوں کا جڑ قرار دے رہے ہیں آج امریکہ اور اس کے حواریوں کو کسی تحریک، مذہب اور کیمیاوی بم سے اتنا خوف نہیں جتنا اسلام کے متوالوں اور دارالعلوم ہاٹ ہزاری جیسے اداروں سے تربیت حاصل کرنے والے بلکہ اور گویا امام مہدی کے فوج سے ہے۔ ان دینی مدارس سے فارغ ہونے والے ایک ایک فاضل کو امریکہ اپنے لیے ایٹم بم سے زیادہ نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اسے یقین ہے کہ اس کے سامراجی عزائم کے تکمیل کے راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی دینی مدارس کے بوریہ نشین علماء ہیں جن کو نہ جھکایا جا سکتا ہے اور نہ خریدا جا سکتا ہے

اس لیے ان اداروں اور فارغ ہونے والوں پہ دہشت گردی جیسے الزامات لگا کر ان کے مقدس مشن کو غلط انداز میں پیش کر رہا ہے۔ پوری دنیا میں ان شاء اللہ اسلام کے احیاء کا دور آرہا ہے۔ آپ نے اپنی تحریک کو پھیلانے اور کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے ان تمام بے بنیاد الزامات سے بے نیاز ہو کر قائدانہ کردار ادا کرنا ہے۔ اور دنیا پر یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام لوٹ، مار، قتل، غارت گری اور دہشت، خوف کا مذہب نہیں بلکہ صلح و امن کا داعی و علمبردار مذہب ہے۔ میں اس پاکستان کی عظیم دینی ادارہ جامعہ حقانیہ اور اپنے ملک کے علماء و مسلمانوں کی طرف سے دارالعلوم معین الاسلام کے اٹھارہ ہزار فضلاء کو دستار فضیلت عطا ہونے پہ مبارک باد پیش کر کے اس ادارہ کے مہتمم صاحب اور تمام منتظمین کو اس عظیم دینی اجتماع کے انعقاد پہ خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ اس گلشنِ علوم نبویہ کو مزید ترقیات سے ہمکنار فرما دیں۔

توضیح السنن

شرح آثار السنن للامام النیموی

منظر عام پہ آگئی ہے

حدیث کی جلیل القدر کتاب آثار السنن للعلامہ محمد بن علی النیموی کی مبسوط، مفصل اور مدلل اردو شرح ـــــ محقق العصر مولانا عبدالقیوم حقانی کی آثار السنن سے متعلق پانچ سالہ تدریسی تحقیقی، درسی افادات اور نادر تحقیقات کا عظیم الشان علمی سرمایہ اردو زبان میں پہلی شرح منصۂ شہود پر

چند خصوصیات

○ علم حدیث اور فقہ سے متعلق مباحث کا شاہکار ○ مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح ○ معرکۃ الآراء مباحث پر مفصل و معتدلانہ کلام ○ محدثین اور سلفِ صالحین کے معارف و نکات کا مجموعہ ○ علم حدیث کے نادر مباحث کا عظیم ذخیرہ ○ ائمہ متبوعین کے استنباطات اور حنفیت کا دائرۃ المعارف ○ دیانت دارانہ تجزیئے، تحقیق اور بہترین وجوہِ ترجیح ○ انداز بیان نہایت عام فہم سادہ سلیس، اعراب، ترجمہ، مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات اس پر مستزاد ○

کاغذ، کتابت، طباعت، جلد بندی ہر لحاظ سے معیاری اور شایانِ شان، اساتذہ، طلبہ اور علماء کرام کیلئے تحفہ

ملنے کا پتہ

ادارۃ العلم والتحقیق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان